



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض ائمہ ہر رات وتر میں قنوت کرتے ہیں۔ کیا یہ سلف سے منتقل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ سنت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو وتر کی دعائے قنوت سکھائی [1] تو یہ حکم نہیں دیا تھا کہ اسے کبھی بھجور دیا جائے اور نہ یہ حکم دیا تھا کہ اسے ہمیشہ پڑھا جائے لہذا اس سے معلوم ہوا کہ دونوں طرح جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے [2] کہ وہ جب مسجد نبوی میں حضرات صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو بعض راتوں میں قنوت ترک کر دیتے تھے اور شاید یہ اس لیے تاکہ آپ لوگوں کو یہ معلوم کرا دیں کہ قنوت واجب نہیں ہے۔

سنن ابی داؤد، الصلاة، باب القنوت فی الوتر، حدیث: 125، جامع ترمذی، حدیث 464 و سنن نسائی، حدیث: 11747 [1]

سنن ابی داؤد، الصلاة، باب القنوت فی الوتر، حدیث: 1428-1429 [2]

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 217

محدث فتویٰ